

امریکہ عراقی دلدل اور پاکستانی حکمران

الحمد للہ عالم اسلام اور مہذب دنیا کے لئے عراق سے یہ اطمینان بخش اطلاعات آرہی ہیں کہ تحریک آزادی کے متوالے عراقیوں نے امریکی انتہا کو بالآخر بری طرح دبوچ لیا ہے اور مختلف شہروں میں عوام اس کے خلاف صف آراء ہو چکے ہیں اور کئی شہروں۔۔۔ امریکی افواج نے پسپائی بھی اختیار کر لی ہے۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں امریکی افواج کے سینکڑوں فوجی مرچکے ہیں۔ اندازہ صورتحال میں یہ پیشگوئی قرین قیاس ہے کہ اب عراق میں اس استبداد پر نزع کی کیفیتیں طاری ہو چکی ہیں۔ اس کا سارا جسم لہولہاں ہو چکا ہے اور شکست و ریخت کی آوازیں پال بریمر سے لے کر صدر بش تک زبان زد ہونے لگی ہیں۔ امریکہ کی غرور و فرعونیت سے بنی موم کی لمبی ناک عراقی عوام کی بے مثل جدوجہد کی بدولت اب آہستہ آہستہ پگھلنے اور سکڑنے لگی ہے۔ زمانہ حال کے دجال کی شرانگیزیوں اور فتنہ سامانیوں سے آخر اس کا اپنا دامن بھی جل اٹھا ہے اور گریباں چاک ہو چکا ہے۔ سینا گون میں صفِ ماتم کچھ گئی ہے اور امریکی فوجیوں سے بھرے ہوئے تابوتوں کی بارات امریکہ آئے روز جارہی ہے اور اس سے امریکی رعایا اور ایوانوں میں زلزلہ آ گیا ہے۔ امریکی فوج کے سابقہ اعلیٰ عہدیدار میڈیا پر نوئے، مرثیہ اور رونے دھونے میں مصروف ہیں کہ صدر بش نے امریکیوں کیلئے عراق کو دوسرا ویت نام بنادیا ہے۔ خود صدر بش نے گزشتہ دنوں صحافیوں سے دوران گفتگو اپنی شکست تسلیم کر لی ہے کہ ”میں گرداب میں پھنس چکا ہوں۔ عراق کے بارے میں ہمارے سارے اندازے غلط ثابت ہوئے اور عراق میں ہمارے فوجیوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے یہ صورت حال انتہائی گھمبیر اور تکلیف دہ ہے۔“ اسی طرح اقوام متحدہ نے جون میں اقتدار کی برائے نام منتقلی کے بعد امن عامہ برقرار رکھنے کی ذمہ داری سنبھالنے سے بھی معذوری ظاہر کر دی ہے۔ جس سے حالات کی سنگینی کا اور بھی اندازہ ہوتا ہے۔

یہ وہ معروضی اور زمینی حقائق ہیں جو تیزی کے ساتھ صورتحال کو تبدیل کر رہے ہیں کہ عراق امریکہ کیلئے دلدل بن گیا ہے اب اگر وہ وہاں سے بھاگتا ہے تو اس کی ”عالمی بد معاش“ ہونے کی حیثیت داؤ پر لگتی ہے اور نیو ورلڈ آرڈر کا خواب بھی چکنا چور ہوتا ہے اور اگر وہ وہاں اس دلدل اور دوزخ میں مزید ٹھہرتا ہے تو اسکی معاشی اور فوجی طاقت کو اس قسم کا نقصان اٹھانا پڑے گا جس طرح کے سوویت یونین کو غمناک بھگتنا پڑا۔ اس طرح امریکہ کے قریبی اتحادی بھی عراقی دلدل سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح صدر بش کا

گراف دن بدن گرتا چلا جا رہا ہے اور ادھر صدارتی الیکشن بھی سر پر پہنچ گیا ہے چنانچہ اس صورتحال میں صدر بش کی حالت انتہائی پتلی ہو گئی ہے اور وہ حواس باختہ ہو کر طرح طرح کے بیانات دے رہا ہے، وہ صدر بش جو نخوت و تکبر کے گھوڑے پر سوار ہفت اقلیم سر کرنے اور ہوس کشور کشائی میں اندھا دھند بھاگا چلا جا رہا تھا، ناگہانی صورتحال کے پیش نظر اب اس کی اپنی سلطنت بھی اس سے کھسکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ ع لو خود ہی اپنے جال میں صیاد آ گیا

جبکہ دوسری جانب امریکی اور برطانوی افواج کی طرف سے قیدیوں پر ننگے تشدد کی تصاویر نے جلتی پرتیل کا کام کیا، اور پوری دنیا میں عراقی عوام کے لئے پہلے سے موجود ہمدردیاں اور بھی بڑھ گئی ہیں اور امریکہ کے لئے نفرت ان کے دلوں میں اور بھی زیادہ راسخ ہو چکی ہے۔ اور امریکی و برطانوی افواج ایک گناہ کی صورت اختیار کر چکی ہیں ان کے خلاف غیظ و غضب کے جذبات عالم اسلام اور خصوصاً عالم عرب میں اور بڑھ گئے ہیں۔ لیکن صدر بش اب اسلامی ملکوں کو عراقی دلدل میں دھکیلنے کیلئے ڈھائی دے رہا ہے۔ کہ عراق میں پاکستان، انڈونیشیا، مراکش وغیرہ جیسے مسلمان ملکوں کی فوج تعینات کی جائے۔ ع جب دیا درد بتوں نے تو خدا یاد آیا

لیکن اگر پاکستان سمیت دوسرے مسلمان ملکوں نے وہاں پر فوجیں بھیجوانے کی غلطی کی تو اس کے جو بھیانک اور خطرناک نتائج نکلیں گے اس کا تصور بھی مہیب ہے، جنرل مشرف سے کچھ بعید نہیں کہ وہ صدر بش کے معمولی اشارہ آبرو پر لپیک کہتے ہوئے فوج عراق بھیج دیں اور شنید بھی یہی ہے مگر ایسا کرنا پاکستانی فوج کی ملی غیرت اور اسلامی حیثیت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے کیونکہ پاکستانی فوج ایک اسلامی فوج ہے۔ اور ملک کی سرحدات کی حفاظت کیلئے جہادی جذبہ سے سرشار قوت ہے یہ امریکی یا برطانوی فوج کی چوکیداری کیلئے منظم نہیں کی گئی ہے پاکستانی قوم جو کہ اپنے بھٹ کا ۸۰ فیصد اس ادارے کی نذر کر رہی ہے یہود و نصاریٰ کی حفاظت کے واسطے نہیں، ایسا کرنا ملک و قوم اور آئین پاکستان سے غداری ہے اور اگر ہم ان کے دوست و بازو بن گئے اور ان کیلئے ڈھال کا سامان مہیا کیا تو خدا اور رسول کے سامنے خود بخود روزِ محشر رسوا ہوں گے اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی، ہم امریکہ کے سامنے جس سجدہ ریز حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی اطاعت شعاری اور فرماں برداری اپنے لئے باعثِ فخر و مباہات اور قابلِ عزت و افتخار سمجھ رہے ہیں لیکن کیا امریکہ نے بھی ہمارے ساتھ وفاداری کی ہے؟ وہ تو آج بھی ہمارا ایسا ہی دشمن ہے جیسا کہ ۶۵ء اور ۷۰ء میں تھا۔ کب انہوں نے ہمارے مفادات ہماری عزت نفس اور ملکی وقار کا خیال رکھا؟ ایف ۱۶ طیاروں کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے اور ان تمام حقائق اور روز روشن کی طرح واضح اشارات کے باوجود ہمارا حکمران طبقہ پاکستانی قوم کا وقار اور اپنی افواج کو عراقی بھٹی میں جھونکنے کیلئے پھر بھی بیتاب نظر آ رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ہم غلامی اور اطاعت شعاری کی کس ”منزل“ کے حصول کیلئے اپنا سب کچھ تیج دینے کیلئے تیار ہو گئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستانی فوج © rasailojaraid.com کے فیصلے سے اجتناب کریں گے۔